Al-Qawārīr - Vol: 06, Issue: 04,
Jul – Sep 2025

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

عہدِ نبوی ﷺ میں مسلم خواتین کا کردار اور تعلیماتِ رسول اکرم ﷺ کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the Role of Muslim Women in the Prophetic Era and the Teachings of the Holy Prophet (SAW)

Saira Nazeer
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Riphah International University, Islamabad, Pakistan; PST, Punjab Education Department, Pakistan.

ABSTRACT

Modern fashion trends have brought significant changes to human lifestyles, especially influencing women across the globe. Among these trends, the use of tattoos, artificial eyebrows, false eyelashes, and synthetic hair extensions has become increasingly popular. While these practices are widely accepted in contemporary societies, Islamic Sharīʿah presents a principled framework that governs bodily modifications. This research paper critically examines the permissibility of such trends through the lens of Islamic jurisprudence, drawing upon the Qurʾān, authentic Aḥādīth, and scholarly consensus (ijmāʿ). The study identifies those bodily modifications for the sake of fashion, without valid medical or dire necessity, are considered impermissible (ḥarām) in Sharīʿah. Tattoos, in particular, are explicitly condemned in the sayings of the Prophet Muhammad ﷺ, where both the one who tattoos and the one who is tattooed are cursed. Similarly, altering the natural shape of eyebrows or using artificial eyelashes falls under the category of tampering with Allah's creation (taghyīr khalq Allāh), which is also prohibited. Hair extensions made of human or synthetic hair are also forbidden due to textual evidence unless used under strict medical conditions. The paper also explores the underlying sociocultural influences, such as Western media and social networks, that contribute to the normalization of such trends in Muslim societies. It concludes with recommendations for religious scholars, educators, and media platforms to promote Islamic values and raise awareness regarding these modern practices, emphasizing the importance of natural beauty and obedience to divine guidelines.

Keywords: *Sharīʿah Rulings, Tattoos, Artificial Beauty, Islamic Jurisprudence, Modern Fashion.*

CC BY

تعارف موضوع

حضرت محمد ﷺ پوری انسانیت کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے۔ اللہ نے نبی پاک ﷺ کے وجود کو، احسان سے تعبیر کیا ہے۔ ترجمہ: بے شک ہم نے مومنین پر احسان کیا کہ ان میں سے ہی رسول بھیجا جو انہی میں سے ہے۔ وہ ان کے سامنے اللہ کی آیات تلاوت فرماتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ یہ لوگ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔[1] اس گمراہی میں جہاں دنیا میں دیگر خرابیاں تھیں وہاں عورتوں پر ظلم روا رکھنا بھی قابل ذکر ہے۔ قرآن کی آیت میں زندہ گاڑھے جانے کا بیان، اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ترجمہ: اور جب زندہ گاڑھی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا کہ کس گناہ کی وجہ سے وہ قتل کی گئی۔[2] عہد نبوی ﷺ اسلامی تاریخ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ یہی وہ سنہرا دور ہے جس میں انسانی معاشرت کی بنیاد بنی۔ اور عورت کو عزت، محبت، علم، رواثت کا حق ملا۔ اس سے پہلے عرب معاشرے میں عورت سے بدتر سلوک روا تھا۔ ہر ہر طرح سے عورت پر ظلم روا تھا، عورت کو عزت و وقار کے ساتھ معاشرتی، تعلیمی اور سیاسی، روحانی طور پر پروان چڑھانے میں اسلام کی تعلیمات کا عمل دخل ہے۔ مسلم خواتین نے نبی کریم ﷺ کے دور میں دین کی اشاعت، علم کا حصول، سماجی خدمت، سیاسی معاملہ فہمی کے ساتھ عملی جہاد میں بھی حصہ لیا، اور معاشی طور پر بھی خود کو مستحکم کیا۔ اگرچہ عہد نبوی ﷺ میں خواتین کے کردار پر محققین اور مؤرخین نے بہت کچھ لکھا ہے، ان میں سیرت النبویہ ﷺ قبل ذکر ہے۔[3] اس کے علاوہ تاریخ الامم الملوک[4] بھی اس ضمن میں نمایاں ہے جس میں خواتین اسلام کا تذکرہ موجود ہے۔ مگر یہ اذکار عمومی تاریخ کا حصہ ہیں اور تخصیص کے ساتھ ان صحابیات کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اسی طرح کتاب "الطبقات الکبری"[5] میں صحابیات کا سوانحی ذکر ہے، لیکن تجزیاتی اور موضوعاتی ربط کا فقدان نظر آتا ہے۔ اردو ادب میں "عورت اسلامی معاشرے میں[6]" اور "مثالی مسلمان عورت[7]" جیسی عمدہ کتب ہیں لیکن ان میں اصلاحی اور معاشرتی پہلو ملتا ہے تحقیقی اور تجزیاتی پہلو کم ہے۔

عربی اور انگریزی میں جدید دور کے محققین نے بھی اسی موضوع کے مختلف زاویوں پر کام کیا ہے جیسے ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری اپنی کتاب "المجتمع المدنی فی عصر النبوۃ"[8] میں مدنی معاشرت کو تفصیل سے لکھا ہے۔ انگریزی میں اسما سعید کی کتاب "Women and the Transmission of Religious Knowledge in Islam"[9] میں عورتوں کے علمی کردار کو موضوع بناتی ہیں۔ لیلی احمد کی کتاب "Women and Gender in Islam"[10] عورت کے مقام کو تنقیدی نظر سے بیان کرتی ہے۔ یہ تحقیقات عہد نبوی ﷺ کی مسلم عورتوں کے سماجی، دینی، علمی کردار کو پیش کرتی ہیں، بلکہ کسی ایک پہلو تک مخصوص نظر آتی ہیں۔ زیر نظر مقالہ کی انفرادیت یہ ہے کہ عہد نبوی ﷺ کی مسلم عورتوں کے کردار کو جامع اور مربوط انداز

میں پیش کرنا ہے۔ اس تحقیق میں مسلم خواتین کے کردار کو جزوی واقعات سے ہٹ کر ایک جامع تجزیاتی تناظر سے پیش کیا گیا ہے۔ یہ مقالہ نہ صرف تاریخی حقائق کو محفوظ کرتا ہے بلکہ عصر حاضر کی مسلم خواتین کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے کہ وہ تعلیم، تربیت، دینی اور سماجی پہلو سے کس کس میدان میں فعال کردار ادا کر سکتی ہیں۔ یہ مقالہ تجزیاتی اور تحقیقی کاوش ہے جو سابقہ کام کی تکمیل وارتقاء کا باعث ہے۔

مبحث اول: عہد نبوی ﷺ میں مسلم خواتین کا کردار

1. اولین اسلام کی عورتیں

دعوت اسلام کے آغاز کے دور سے ہی خواتین کا کردار ایمان، ایثار اور قربانی کے ساتھ نمایاں ہے۔ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف بھی عورت کو حاصل ہے، سیدنا خدیجہ رضی اللہ عنھا نے سب سے پہلے حق پر ایمان لایا۔ حضرت سمیہ رضی اللہ عنھا کو اسلام کی پہلی شہید ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ بنو مخزوم کا سردار ابو جہل ان پر ظلم کرتا، کھلے میدان میں دھوپ میں کھڑا کر کے برچھی چبھوتا تا کہ ایمان سے خارج ہوں اور کفر اختیار کر لیں۔ حضور ﷺ ان کے بارے میں فرماتے کہ اے آل یاسر! صبر کرو تمہارا وعدہ جنت ہے۔[11] انکے علاوہ حضرت عاتکہ رضی اللہ عنھا، کا دل ایمان کے لیے خالص ہو چکا تھا، ان کا شمار بیعت النساء میں موجود خواتین میں ہوتا ہے۔[12] حضرت نہدیہ رضی اللہ عنھا اور انکی والدہ اوائل اسلام میں ہی ایمان لے آئیں۔ یہ کنیزہ تھیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو اس وقت ایمان نہیں لائے تھے، کو معلوم ہوا تو ان دونوں ماں بیٹی کو جھڑکا اور ایمان لانے کی تصدیق خود ان کی زبان سے طلب کی۔ اس پر حضرت نہدیہ رضی اللہ عنھا نے پر سکون ہو کے ایمان کی تصدیق کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دھمکی دی تو حضرت نہدیہ رضی اللہ عنھا نے جواب دیا کہ عمر رضی اللہ عنہ ہمیں ہمارے کام پر لگا رہنے دو، ہو گا وہی جو رب چاہے گا، اس استقلال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو انکے حال پر چھوڑ دیا۔ یقینا یہ بات چیت اور بردباری بھی حضرت عمر کے دل پر ایمان کی ضرب ثابت ہوئی ہو گی جو بعد میں ایمان لایے۔[13]

یہ واقعہ جہاں حضرت نہدیہ رضی اللہ عنھا کی استقامت کو ظاہر کرتا ہے وہاں اسلام کی حقانیت کا اثر غیر مسلم پر بھی ثابت کرتا ہے۔ اسلام لانے کے بعد ایک خواب ان سے منسوب ہے، جو انکے تقوی کی دلیل ہے کہ جنگ بدر سے کچھ دن پہلے خواب میں دیکھا کہ کوئی سوار قریش کو تین دن کے اندر کسی حادثہ کے بارے میں باخبر کر رہا ہے۔ پھر وہی سوار کوہ ابو قبیس پر چڑھ کر ایک چٹان کو

گرا دیتا ہے اور قریش کے گھروں میں چٹان کے ٹکڑے گرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس نے یہ خواب بیان کیا تو ابو جہل نے تمسخر کا انداز اپنایا۔ مگر تین دن بعد واقعی قریش پر مصیبت آگئی۔[14]

اگر نبی ﷺ کی خانگی زندگی میں دیکھیں تو امہات المؤمنین میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنھا کا کردار بہت نمایاں نظر آتا ہے، جنہوں نے نہ صرف پہلی مسلم خاتون ہونے کا شرف پایا بلکہ نبی اکرم ﷺ کی دعوت اسلام میں مالی معاونت بھی کی۔ صحیح معنوں میں خاوند کی دلجوئی اور رضا کا حق ادا کیا۔[15]

دوسری نمایاں شخصیت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا ہیں، جنہوں نے نبی ﷺ کے رفاقت میں ان سے دین سیکھا اور وہ علمی مقام و مرتبہ پایا جو کسی اور کے حصے میں نہیں آیا۔ آپ سے 2210 احادیث نبوی ﷺ مروی ہیں۔[16] دعوت و ایمان میں اولین حیثیت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنھا کو حاصل ہے۔ یہ پہلی خاتون تھیں جنہوں نے کلمہ ءحق پر لبیک کہا۔[17]

دوسرا اہم نام جس صحابیہ کا ہے انکے سبب سے ہی اسلام کو قوت نصیب ہوئی۔ حضرت فاطمہ بنت خطاب، جو حضرت عمر کی بہن تھیں، اور ایمان لا چکی تھیں مگر بھائی عمر بن خطاب لا علم تھے، جب بہن بہنوئی کو دھمکانے ان کے گھر پہنچے تو بہن کی استقامت دیکھ کے حیران ہوئے کہ جو کسی حال میں دین اسلام چھوڑنے پر راضی نہ تھیں۔ آخر کلام پاک سن کر مسلمان ہوئے[18]۔ انکے ایمان لانے سے متاثر ہو کر حضرت عمر اسلام کی جانب متوجہ ہوئے اور حق کی راہ ہموار ہوئی۔[19] اس ضمن میں حضرت لبینہ رضی اللہ عنھا کا ذکر بھی ملتا ہے۔ یہ لونڈی تھیں، اور ایمان و استقامت میں بے مثل کردار کی مالک تھیں، حضرت عمر اتنا مارتے کہ تھک جاتے۔ مگر اف تک نہ کرتیں۔[20] اسی طرح حضرت اروی رضی اللہ عنھا کا ذکر بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہیں جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اسلام کی جانب راغب کرنے کا باعث بنیں۔ روایات میں ہے کہ یہ اپنی بیٹی ام کلثوم کے ساتھ ایمان لے آئیں تھیں۔ ابتدائی دور اسلام میں ہی مشرف بہ اسلام ہو چکی تھیں۔[21]

اسلام کے ابتدائی دور میں لبیک کہنے والے زیادہ تر لوگ غریب طبقے سے تھے۔ حضرت ام عبیس رضی اللہ عنھا بھی ایک لونڈی تھیں۔ ان پر بھی کفار نے ظلم کیے اور لوہا گرم کر کے بدن کے نازک حصوں پر لگانے کی روایت ملتی ہے۔ کبھی پانی میں ڈبکیاں دے کر ستایا جاتا۔ آخر کار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو خرید کر آزاد کروایا۔[22] اسی سلسلے میں حضرت زنیرہ رضی اللہ عنھا کا ذکر ملتا ہے جو حضرت عمر کے گھر کی لونڈی تھیں، جب ایمان لائیں تو حضرت عمر کا گھرانہ مخالف ہو گیا۔ اور اتنے ظلم کیے کہ نابینا ہو گئیں۔ اور طعنے دینے لگے کہ بلا اپنے خدا کو کہ تمہاری آنکھیں روشن کر دے۔، حضور ﷺ کے علم میں یہ بات

آئی تو صبر کی تلقین کی ،دعا فرمائی اور معجزہ نبی ﷺ ہوا کہ بینائی واپس آگئی۔اس بات پر ایمان لانے کے بجائے کفار حضور ﷺ کو نعوذ باللہ جادو گر کہنے لگے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو خرید کر آزاد کروایا۔[23]

سی سلسلے میں ایک اور صحابیہ نظر آتی ہیں جو حضور ﷺ کی چچازاد تھیں، حضرت درہ رضی اللہ عنھا بنت ابولہب، ان سے مروی احادیث مسند احمد میں موجود ہیں۔ان کو اعزاز حاصل ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں خوبصورت الفاظ میں اپنائیت کا اظہار کیا ہے۔"تم مجھ سے ہو میں تم سے ہوں"۔یہ عزت اور اعزاز ایمان کی بدولت ہی نصیب ہوا۔ورنہ ابو لہب وہ واحد کافر ہے جس کا نام لے کے ذکر کیا گیا ہے۔[24]

2. اہل بیت کی خواتین اور سیرت نبوی ﷺ

فرمان نبوی ﷺ ہے:

> "تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر ہو،اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے بہتر ہوں۔"[25]

نبی ﷺ کا کردار اور سلوک بہت عمدہ تھا۔ حضور ﷺ کی زندگی میں پہلی عورت انکی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنھا تھیں،رسول ﷺ بچپن میں ہی والدہ کی شفقت سے محروم ہو گئے تھے۔ایک موقع پر جب قبر مبارک سے گزر ہوا تو وہاں کھڑے ہو کر بہت روئے۔اور فرمایا:

> "میں نے اپنی ماں کی بخشش مانگنے کا اذن مانگا، پس نہیں دیا گیا، میں نے قبر کی زیارت کے لیے اذن مانگا تو اذن دے دیا گیا۔"[26]

حضور ﷺ اپنی ماں کے قبیلے بنی زہرہ کی عورتوں کی بھی بہت عزت کرتے تھے۔[27]

آپ ﷺ کی پرورش میں حضرت ام ایمن رضی اللہ عنھا[28]، کا بھی حوالہ ملتا ہے،یہ حضرت عبد المطلب کی خادمہ تھیں اور حبشی النسل تھیں، حضور ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ ان سے ملنے گئے،تو وہ رونے لگیں،تو صحابہ نے عرض کیا کہ رسول ﷺ کے لیے اللہ کے پاس بہتر سامان ہے، مت روئیں،تو کہنے لگیں اس وجہ سے روتی ہوں کہ اب وحی کا سلسلہ رک گیا ہے۔[29]

اس حدیث سے جہاں حضور ﷺ سے محبت کا اظہار معلوم ہوتا ہے وہاں بزرگوں کا ادب بھی معلوم ہوتا ہے۔ حضور ﷺ فرماتے کہ یہ میری ماں کے بعد میری ماں ہیں۔[30]

حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنھا، نبی ﷺ کی رضاعی ماں تھیں، یہ ابو لہب کی لونڈی تھیں، حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں ابو لہب نے انھیں آزاد کر دیا تھا۔[31] آپ ﷺ ہجرت کے بعد بھی ان سے حسن سلوک سے پیش آتے رہے اور انکی ضروریات کی خبر رکھتے تھے۔[32] حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنھا بھی آپ کی رضاعی والدہ تھیں، جب یہ مکہ آئیں تو حضور ﷺ نے کھڑے ہو کر استقبال فرمایا اور اپنی چادر زمین پر بچھا کر بٹھایا۔[33] یہی انس ومحبت حضرت شیمار رضی اللہ عنھا سے تھا، جو آپکی دودھ شریک بہن تھیں۔ غزوہ حنین کے قیدیوں میں شامل تھیں جب حاضر ہوئیں تو کہنے لگیں میں آپکی رضاعی بہن ہوں، اس پر حضور ﷺ نے انہیں اپنے پاس رہنے کی بھی اجازت دی اور واپسی کا بھی اختیار دیا۔ مگر انھوں نے واپسی کو ترجیح دی۔ اس موقع پر حضور ﷺ نے نہ صرف انھیں رہائی دی بلکہ مال اسباب بھی عطا کیا۔[34]

3. امہات المومنین اور سیرت نبوی ﷺ

اگر ذکر امہات المؤمنین کیا جائے تو حضرت خدیجہ مقدم نظر آتی ہیں۔ جو پہلی مسلم خاتون ہیں۔ اور آغاز وحی سے لے کر ہر مشکل وقت میں حضور ﷺ کے شانہ بشانہ رہیں۔ حضور ﷺ نے انھیں اس امت کی بہترین عورت قرار دیا ہے۔[35]

حضرت سودہ رضی اللہ عنھا آپ ﷺ کی زوجہ تھیں، یہ السابقون الاولون میں شامل ہیں۔ آپ ﷺ کا درد بانٹنے والی تھیں۔ آپ کے مزاج میں ظرافت تھی۔ ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے فرمایا کہ مجھے سودہ بنت زمعہ سے زیادہ عزیز کوئی عورت نہ تھیں کاش! ان کے جسم میں میری روح ہوتی۔ ان سے پانچ احادیث مروی ہیں۔[36]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے ساتھ بہترین وقت گزارا، حضور ﷺ کی انسیت تھی کہ آخر وقت وصال بھی حضرت عائشہ کے حجرے میں قیام تھا۔ آپ سے 2210 احادیث منقول ہیں۔ یہ حضور ﷺ کی کم سن اور کنواری زوجہ تھیں۔[37] حضور ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کی فضیلت دنیا کی عورتوں پر ایسے ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کو۔[38] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنھا، نہایت سمجھدار اور قابل خاتون تھیں۔ جب صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابہ فوری حکم پر تردد کا اظہار کرنے لگے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنھا نے حکمت سے کام لیا اور حضور ﷺ کو خود عمل کرنے کا مشورہ دیا۔ اس طرح صحابہ نے بھی تقلید کرتے ہوئے قربانی کی اور سر منڈوایا۔[39] آپ رضی اللہ عنھا کو دو ہجرت کرنے کا اعزاز حاصل ہے. حسن وجمال کے علم و فقہ میں بھی کمال رکھتی تھیں ان سے تین سو اٹھہتر احادیث مروی ہیں۔ حضرت عائشہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس انکے شاگردوں میں سے ہیں۔[40]

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنھا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ ساٹھ احادیث نبوی آپ سے مروی ہیں۔ آپ کو علم کا شوق تھا لہذا نبی کریم ﷺ نے آپ کے لیے صحابیہ شفاء رضی اللہ عنھا کو مقرر فرمایا۔ انکو حضور ﷺ کی معیت میں حج کی سعادت حاصل ہے۔ حفاظت قرآن میں بھی آپ کا کردار واضح ہے۔ حضور ﷺ سے بے تکلفانہ گفتگو فرماتی تھیں۔[41] حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنھا، نبی ﷺ کی وہ زوجہ ہیں جن سے نکاح کا حکم اللہ نے دیا۔ آپ سے مروی احادیث کی تعداد گیارہ ہے۔ حضرت زینب بنت خزیمہ بھی ازواج رسول ﷺ میں شامل ہیں، ام المساکین کے لقب سے جانی جاتی ہیں۔[42]

حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنھا کا تعلق مصر سے تھا۔ حضور ﷺ کی باقی اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنھا سے تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنھا کے بطن سے ہوئے۔ حضور ﷺ نے ان کے لیے ایک گھر مدینہ کے اطراف میں ایک باغ میں بنا رکھا تھا، جس کا نام "مشربہ ام ابراہیم" ہے۔ یہ باغ آپ ﷺ کو غزوہ بنی نضیر میں ملا تھا۔[43] حضرت میمونہ رضی اللہ عنھا سے حضور ﷺ کا آخری نکاح تھا۔ آپ سے 46 احادیث مروی ہیں۔ آپ دینی مسائل کی بہت بڑی عالمہ تھیں۔ آپ کا نکاح بھی حضور ﷺ سے "سرف" کے مقام پر ہوا اور وفات بھی اسی مقام پر ہوئی۔[44]

ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنھا، بنو نضیر کے سردار کی بیٹی تھیں۔ خیبر کی فتح میں قیدیوں میں شامل تھیں۔ آپ ﷺ حضرت صفیہ رضی اللہ عنھا پر خصوصی توجہ دیتے تھے۔ آپ سے دس احادیث مروی ہیں۔[45]

مذکورہ بالا تمام احوال امہات المومنین اس بات کی دلیل ہی کہ حضور ﷺ کا اپنی تمام ازواج سے حسن سلوک بے مثال تھا۔ انکی عزت، تعلیم، خواہشات اور توقعات پر پورا اترتے تھے۔ اس ضمن میں سورہ تحریم کا تذکرہ لازم معلوم ہوتا ہے۔ جس میں رسول ﷺ سے فرمایا گیا کہ وہ چیز خود پر حرام کیوں کتے ہیں جو اللہ نے حلال کی ہے۔ اس کی تفسیر ہے کہ حضرت زینب کے گھر شہد آیا جو حضور ﷺ نے پسند فرمایا اور رغبت سے کھانے لگے۔ اور عصر کے بعد انکے حجرے میں تشریف لے جاتے، اس بات پر باقی ازواج نے طے کیا کہ جس کے پاس بھی حضور ﷺ آئیں وہ یہی کہے کہ آپ ﷺ کے منہ سے مغافیر کی بو آتی ہے۔ سب کو یہ بات معلوم تھی کہ حضور ﷺ کس قدر نفیس ہیں۔ جب سب ازواج نے بو کا ذکر کیا تو آپ نے شہد نہ کھانے کی قسم کھالی۔ اس لیے اللہ نے تنبیہ کی۔ کیونکہ نبی ﷺ کی سنت کی اقتدا میں امت پر بھی شہد حرام ہو جاتا جبکہ یہ حلال ہے۔ اسی طرح سورہ تحریم کی آیات میں بھی ازواج مطہرات کا ذکر واضح ہے۔ جس میں توبہ کرنے کی بات کی گئی ہے۔ شروع

میں دو بیویوں کا ذکر ہے مگر پھر تمام ازواج کو تنبیہ کی گئی ہے، مطلب یہ کہ پہلے قصور دو ازواج سے سرزد ہوا مگر شریک سب تھیں لہذا اجتماعی طور پر بات کی گئی ہے۔[46] حضور تنگ دستی کی زندگی گزار رہے تھے زیادہ وقت تبلیغ اور جہاد میں صرف ہوتا تھا، اب ازواج مطہرات ایک فطری خواہش کے متقاضی اچھی طرز زندگی کی طلب گار ہوئیں۔ جس پر یہ آیات نازل ہوئیں جن میں ازواج نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو مخاطب کیا گیا کہ اگر دنیا کی زندگی چاہتی ہیں تو تمہیں کچھ دے کر رخصت کردوں اگر آخرت کی طلب ہے تو اللہ عمل نیک کرنے والوں کو اجر عظیم سے نوازتا ہے۔[47] گویا امہات المؤمنین کو بروقت صحیح کی طرف رہنمائی فرمائی گئی۔ جس سے انکے ادب اور عزت میں ہرگز کوئی فرق نہیں آیا۔[48] اسی حوالے سے بنت الجون رضی اللہ عنھا کا ذکر بھی اہم ہے یہ وہ صحابیہ ہیں جن سے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا نکاح ہوا مگر جب نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ان کے پاس گئے تو انھوں نے اللہ کی پناہ مانگی۔ اس پر حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا تم نے ایک عظیم ہستی کی پناہ مانگ لی ہے، اپنے گھر والوں کے پاس جاسکتی ہیں۔ پھر علیحدگی اختیار فرمائی۔[49] اس واقعہ سے بھی حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی خواتین کی رضامندی کو اولین اہمیت دینا ثابت ہوتا ہے۔ کہ بغیر دباؤ کے ذاتی مرضی اور فیصلے کو کھلے دل سے قبول فرمایا کوئی زور زبردستی نہیں کی۔

4. اہل بیت کی مزید خواتین اور سیرت نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اپنے اہل وعیال کے لیے نہایت شفیق تھے۔ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ایک مہربان باپ تھے۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا آتیں تو احترام سے کھڑے ہوتے، ہاتھ پر بوسہ دیتے، اپنی جگہ پر بٹھا دیتے۔[50] اسی طرح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا کو پاس بلایا اور کان میں کہا کہ میں جلد دنیا سے چلا جاؤں گا تو آپ رونے لگیں، پھر کچھ کہا تو آپ مسکرانے لگیں، معلوم ہوا کہ اہل بیت میں سے سب سے پہلے ملنے کی خوشخبری سنائی ہے۔[51] اپ حضرت رقیہ رضی اللہ عنھا جب بیمار تھیں تو غزوہ بدر میں حضرت عثمان کو ان کے پاس چھوڑا۔[52] اپنی نواسیوں سے محبت فرماتے:

"یہ ام کلثوم، میری بیٹیوں جیسی ہیں، ان کی عزت کرو، یہ میری اولاد ہیں"۔[53]

نواسیوں کی شادی کے وقت انکے لیے دعا فرمائی۔ زینب بنت فاطمہ کے لیے دعا کی۔[54] ام ہانی بنت ابی طالب مشہور صحابیہ اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی چچازاد تھیں۔ واقعہ معراج کے وقت ان کے گھر ہی مقیم تھے۔ ان کو ہی حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اذکار سکھائے تھے۔ کہ **سبحان الله، الحمدلله، الله اکبر، لااله الا لله** کا کہنا کس قدر افضل ہے۔[55]

مبحث دوم: اطاعت و محبت رسول ﷺ اور مسلم خواتین

مسلم خواتین حضرت محمد ﷺ کی اطاعت میں پیش پیش تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا اپنے والد سے بے پناہ محبت کرتیں تھیں۔ ایک روز جب آپ ﷺ بیت اللہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے۔ تو قریش کے چند سردار بھی قریب تھے، عقبہ بن ابی معیط نے آپ ﷺ کی کمر پر سجدے کی حالت میں اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی۔ اور سب مشرک قہقہے لگانے لگے ایسے میں حضرت فاطمہ جو کم عمر تھیں آئیں اور جرات اور محبت سے اوجھڑی ہٹائی۔[56] اہل بیت میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنھا کی مثال انمول ہے جو قریش قبیلے سے تھیں مگر حضور ﷺ کی اطاعت میں آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام سے بیاہی گئیں۔ اور اس کے بعد جب دونوں میں علیحدگی ہوئی تو عرب کے رواج کے برعکس نبی ﷺ نے اپنے منہ بولے کی مطلقہ سے اللہ کے حکم کے مطابق شادی کی [57]۔ یقینا یہ آسان نہیں تھا مگر حضرت زینب رضی اللہ عنھا اطاعت و محبت رسول ﷺ کی پیکر ثابت ہوئیں۔، اسی طرح غزوہ احد میں حضرت حمنہ بنت جحش رجی اللہ عنھا نے بے مثال نمونہ اطاعت و محبت رسول ﷺ پیش کیا جب بھائی اور شوہر وفات پا گئے، لوگ آ کے بتاتے تو اناللہ و انا علیہ راجعون پڑھتیں۔ لیکن جب بات نبی ﷺ کی خیریت کی آئی تو بے چینی سے پوچھا کہ آپ ﷺ کیسے ہیں؟ جب خیریت کی خبر ملی تو فرمانے لگیں: اگر آپ ﷺ سلامت ہیں تو باقی سب مصیبتیں ہیچ ہیں۔[58]

ہجرت کے موقع پر حضت اسماء بنت ابو بکر کا کردار بہت اہم ہے جو سخت تنگی کے دور میں رات کے اندھیرے میں نبی ﷺ تک کھانا پہنچانے آتیں۔ اور جب رسی نہ ملی تو اپنی کمر کا نطاق پھاڑ کے ایک سرے سے مشکیزہ اور دوسرے سے کھانا باندھ لیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اس نطاق کے بدلے آپکو جنت میں دو نطاق دے گا، تبھی "ذات النطاقین" کہلائیں۔[59] حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ اور انکی بیوی بھی ایثار و محبت رسول ﷺ میں مقدم ہیں جب مہمان رسول ﷺ کو پیٹ بھر کر[60] کھانا دیا اور خود بھوکے رہے۔ جب نبی ﷺ کو معلوم ہوا تو فرمایا" اللہ تمھارے اس عمل پر ہنس پڑا"۔

1. قرآنی احکامات کی اطاعت اور مسلم خواتین

جب سورہ نور میں حرمت زنا کے بارے میں آیات نازل ہوئیں تو خواتین نے سر تسلیم خم کیا۔ ایک عورت غامدیہ جو زنا کر چکی تھیں حضرت محمد ﷺ کے پاس آئیں، اور اعتراف جرم کیا، عرض کی کہ مجھے پاک کر دیں۔ آپ ﷺ نے کئی بار لوٹایا مگر بار بار پلٹ آئی۔ بالآخر کہا جب تک بچہ نہیں ہوتا سزا نافذ نہیں ہو سکتی۔ پھر بچہ پیدا ہونے پر دودھ چھڑانے کی عمر تک روکے

رکھا، اور پھر جب دودھ چھڑا دیا تو حاضر ہوئی، سنگسار کیا گیا۔ اس موقع پر فرمایا: "اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ایک سود خور شخص بھی کرتا تو اس کی بخشش ہو جاتی۔" [61] اسی طرح واقعہ فدک میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کا صبر و تحمل اور اطاعت بے نظیر ہے۔ جب آپ کی پاکیزگی کی گواہی قرآن نے دی تو حضرت عائشہ نے اسے خوش ضبری سے تعبیر کیا ہے۔ [62] نبی ﷺ نے تمام معاشرتی اصول تعلیم فرمائے۔ جب پردے کے بارے میں آیات نازل ہوئیں تو عورتوں نے فوراً اپنے کپڑوں سے پردہ کر لیا۔ [63] گویا معاشرت کی تشکیل میں خواتین اسلام نے بھرپور کردار ادا کیا ہے۔

عرب کی معاشرت میں ظہار عام تھا۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنھا نے اپنے خاوند اوس بن صامت کی شکایت کی کہ انھوں نے ان سے ظہار کیا ہے۔ اس کے جواب میں آیات مجادلہ نازل ہوئیں، اور ظہار کا کفارہ مقرر ہوا۔ سورہ مجادلہ میں اس واقعے کا ذکر موجود ہے۔ اطاعت حق کے معاملے میں یہ مسلم عورت کی بہترین مثال ہے۔ اس بارے میں حدیث میں بھی تذکرہ موجود ہے۔ [64]

مبحث سوم: جہادی سرگرمیاں اور مسلم خواتین

عہد نبوی ﷺ کی خواتین صرف گھریلو ذمہ داریوں تک محدود نہ تھیں بلکہ عملی جہاد میں بھی شریک تھیں۔ حضرت نسیبہ بنت کعب [65]، جو ام عمارہ کے نام سے جانی جاتی ہیں، نے غزوہ احد میں اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے رسول ﷺ کا دفاع کیا۔ [66]

حضور ﷺ نے فرمای کہ میں نے انہیں اپنے آگے ہی لڑتے ہوئے پایا۔ [67]

حضرت محمد ﷺ کی پھوپھو حضرت صفیہ بنت عبد المطلب ایک بہادر خاتون تھیں غزوہ احد کے وقت جب نبی ﷺ زخمی تھے تو حضرت صفیہ ان عورتوں میں سے ایک تھیں جو میدان جنگ کی طرف بھاگیں ہاتھ میں نیزہ لیے حضور ﷺ کی حفاظت کے لیے آگے بڑھیں۔ جب غزوہ احزاب ہوا تو مسلمان بچوں اور عورتوں کی حفاظت کے لیے قلعہ "فارو" کا انتخاب کیا گیا۔ یہ قلعہ بنو قریظہ کے قریب تھا مگر یہود سے معاہدے کی وجہ سے تسلی تھی، ایسے میں جب کہ یہود عہد شکنی کرنے پر آمادہ تھے ایک نوجوان کو جاسوسی کے لیے بھیجا تاکہ فوجی طاقت کا اندازہ لگا سکین۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنھا کی نظر پڑ گئی۔ اس وقت 58 سال کی تھیں، انہوں نے بڑے ڈنڈے سے اس پر دروازہ کھولتے ہی اتنے وار کیے کہ وہ مر گیا، اور یہود کو حملہ کرنے کی جرات نہ ہو سکی۔ [68] حضرت صفیہ رضی اللہ عنھا نے مدینہ میں حملہ کرنے والے جاسوس کا بہادری سے مقابلہ کیا اور اس کو قتل کر دیا۔ [69] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنھا [70] سات غزوات میں شریک ہوئیں اور دوران جنگ مجاہدین کے لیے کھانا پکاتیں، بیماروں کا خیال رکھتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی رہیں۔ [71]

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا [72] اور انصار کی چند عورتوں جن میں حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا شامل ہیں، کو حضور ﷺ غزوات میں ساتھ رکھتے تھے جو حالت جنگ میں زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں اور مرہم پٹی کرتی تھیں۔ اور مقتولین کی لاشیں بھی مدینہ لانے میں مدد کرتیں تھیں۔ [73]

اس کے ساتھ ہی اس عورت سے سلوک کی بات بھی مناسب ہے جو فتح مکہ سے پہلے ایک جاسوسہ سے متعلق ہے۔ جس کو حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ مکہ میں اپنے اہل و عیال کی حفاظت کی غرض سے بھیج رہے تھے۔ وہ عورت اپنے بالوں میں خط کو چھپا کے لے جا رہی تھی۔ صحابہ نے اس کو پکڑ لیا اور خط بر آمد کیا۔ اس خط میں مسلمانوں کی جنگ کی تیاری کا ذکر تھا، حضور ﷺ نے اس کو قید یا سزا نہیں دی بلکہ آزاد کر دیا۔ یہ حسن سلوک کی بہترین مثال ہے۔ [74]

اگرچہ ذکر جہاد کا ہو رہا ہے مگر ہندہ، کے قبول اسلام کا واقعہ بھی اسی فتح مکہ سے جڑا ہے۔ جنگ بدر میں اپنے باپ بھائی اور چچا کے مارے جانے پر ہندہ نے حضرت جعفر ابن طیار رضی اللہ عنہ کا کلیجہ چبایا تھا۔ لیکن جب مکہ فتح ہوا تو یہ بیعت کرنے والی عورتوں میں شامل ہو گئی۔ جب حضور ﷺ چوری نہ کرنے پر بیعت لے رہے تھے تو اپنے خاوند ابو سفیان کی سخت مزاجی کی شکایت کرنے لگیں۔ جب ابو سفیان کا نام لیا تو حضور ﷺ پہچان گئے، تب معافی کی طلبگار ہوئی۔ اور ایمان لے آئی۔ جنگ یرموک میں شامل ہوئیں اور ہمیشہ کہتی کہ اسلام سے بڑھ کر کوئی دین نہیں ہے۔ [75]

مبحث چہارم: تعلیم و تربیت اور مسلم خواتین

حضرت محمد ﷺ نے خواتین کے لیے خاص دن مقرر کر رکھا تھا جب انکی تعلیم فرماتے۔ اس طرح عورتوں کی تعلیم کا اہتمام سیرت نبوی ﷺ میں ملتا ہے۔ [76] اسی طرح بیعت لینے میں بھی عورتوں کا ذکر ملتا ہے جو تعلیم کا ایک ذریعہ ہے۔ قرآن میں بھی ذکر ہے۔

> ترجمہ: اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو اللہ کا شریک کچھ نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ ان کی مغفرت چاہو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ [77]

حضور ﷺ جب خواتین سے بیعت لیتے تو زبان سے اقرار ہی ہوتا مصافحہ نہیں کرتے تھے۔ [78] حضرت عائشہ سے مروی حدیث بھی اسی بات کی دلیل ہے کہ نبی ﷺ کا ہاتھ کبھی کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں لگا۔ [79] مسند احمد کی روایت کے مطابق

حضور ﷺ بیعت کے وقت اپنے ہاتھ پانی کے پیالے میں ڈالے اور عورت نے بھی اسی پیالے میں ہاتھ ڈالا۔یعنی علامتی بیعت لی جاتی تھی۔[80] حضور ﷺ نے عورتوں سے جن باتوں پر بیعت لی وہ یہ ہیں:

* شرک نہ کریں گی۔
* زنا نہیں کریں گی۔
* چوری نہیں کریں گی۔
* اولاد کو قتل نہیں کریں گی۔
* جھوٹ یا بہتان نہیں گھڑیں گی۔

یہ وہ چھ باتیں ہیں جو قرآن کی سورت ممتحنہ میں بیان ہیں۔

حضرت محمد ﷺ نے اپنی حیات میں ہی قرآن کی کتابت کا کام شروع کر دیا تھا کہ جونہی آیت نازل ہوں انکو قلمبند کیا جائے۔صحابہ کے علاوہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنھا بھی یہ کام کرتیں تھیں[81]۔المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنھا کا مقام و مرتبہ یہ ہے کہ ان کے پاس قرآن کا اصل مصحف محفوظ تھا۔[82]

عرب شاعری میں ممتاز رہے ہیں،عکاظ کا بازار عرب کے شعراء کا بڑا مرکز مانا جاتا تھا۔حضرت خنساء رضی اللہ عنھا،مرثیہ گو شاعرہ تھیں۔ان کا دیوان آج بھی بیروت میں شرح کے ساتھ موجود ہے۔1888 میں شائع ہوا۔اس میں 60 مزید عورتوں کے بھی مرثیے شامل ہیں۔1889 میں اس کا ترجمہ بھی فرنچ زبان میں کیا گیا۔[83] تربیت اولاد میں حضرت خنساء کا نام بھی بھی اہم ہے،اگرچہ مذکورہ واقعہ جنگ قادسیہ سے متعلق ہے مگر بہر حال ہے تربیت کا انداز مسلسل تربیت کے پہلو کی جانب اشارہ کرتا ہے،جب اپنے چار بیٹوں کے ساتھ میدان میں آئیں اور اور بچوں کو جہاد کے لیے ابھارااور ترغیب دی۔اسی تربیت کا اثر تھا کہ دیوانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔[84]

حضور ﷺ بھی تعلیم وتربیت کا کوئی موقعہ نہ جانے دیتے تھے،ایک بار اپنے چچا حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف فرماتھے کہ انکی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنھا اپنے بیٹے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو اندر بلانے کے لیے بولا کہ آؤ میں تمہیں کچھ دوں گی،جب حضور ﷺ نے سنا تو فرمایا تم اسے کچھ دینا چاہتی تھی،جواب آیا کہ جی کھجور دینی تھی۔اس پر حضور ﷺ نے تعلیم فرمایا کہ اگر آپ اس کو کچھ نہ دیتی تو یہ جھوٹ لکھ دیا جاتا،اس سے جہاں حضور ﷺ کی تعلیم وتربیت

کے انداز کی خبر ملتی ہے وہاں جھوٹ چاہے وہ بے ضرر ہی کیوں نہ ہو تربیت کے مقصد کے لیے بھی بولنا جھوٹ ہی ہے اور اس سے بچنے کی تربیت نظر آتی ہے۔ بلاشک یہ تربیت کا اہم اصول ہے جو نبی ﷺ نے تعلیم فرمایا۔[85]

مبحث پنجم: معیشت، تربیت اولاد اور حسن معاشرت

عورت جب اپنے مقام سے آشنا ہوئی تو گھریلو زندگی کے ساتھ ساتھ معاشی سطح پر بھی کردار ادا کیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنھا کا کردار بطور تاجرہ واضح ہے۔ قریش کے اونٹوں پر جس قدر مال ہوتا اکیلے انکے اونٹوں پر ہوتا تھا۔ مردوں کے ذریعے تجارت کرتیں تھیں۔[86] یہی تجارت حضور ﷺ سے مزاج آشنائی کا سبب بنی تھی اور دیانت داری سے متاثر ہو کر شادی کا پیغام بھیجا۔[87] اسی طرح شفاء بنت عبد اللہ[88] کا تذکرہ بھی ملتا ہے جن کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بازار کی نگرانی پر مقرر کر رکھا تھا۔ (اگرچہ یہ واقعہ عہد نبوی کے بعد کا ہے مگر عورتوں کے معاشی آزادی کی وجہ سے شامل تحقیق کیا گیا ہے)[89] مدینہ کے لوگ کاشت کاری کرتے تھے اور مدینہ کی انصار عورتیں کھجوروں کی تجارت کرتی تھیں۔[90] حضرت قیلہ ام بنی انمار رضی اللہ عنھا[91] بھی خرید و فروخت کرنے والی عورت تھیں۔ اور براہ راست حضر ﷺ سے تجارت کے مسائل دریافت کیے۔[92]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی صنعت و حرفت سے واقف تھیں، اور یہی ان کا ذریعہ معاش تھا۔ نبی ﷺ نے ان کو اجر خیر کی خبر دی۔[93] حضرت جابر بن عبد اللہ کی خالہ کو طلاق ہو گئی تو انہوں نے ارادہ کیا کہ کھجوروں کی خبر لیں مگر انہیں عدت کا کہہ کے ڈانٹ دیا گیا۔ وہ حضور ﷺ کے پاس تشریف لائیں اور قصہ بیان کیا، آپ ﷺ نے انہیں باغ میں جانے کی اجازت دی کہ دیکھ بھال کرو اور اس کمائی سے صدقہ خیرات کرو۔[94]

1. تربیت اولاد اور مسلم خواتین

اللہ نے عورت کو ماں کا درجہ دے کر محترم بنایا، اور تربیت اولاد میں بھی والدین کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ قرآن میں ہے۔ ترجمہ: اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔[95] ام سلیم رضی اللہ عنھا کا نکاح حضرت طلحہ سے ہو جانے کے بعد ام سلیم حضرت انس کو نبی ﷺ کے پاس لائیں اور انہیں خدمت نبی کے وقف کر دیا۔ ایک بار جب نبی ﷺ انکے گھر آئے تو مکھن اور کھجور سے مہمانی و تواضع کی، جب نبی ﷺ دعا دے رہے تھے تو عرض کی کہ حضرت انس کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔ ام سلیم رضی اللہ عنھا نے حضرت انس بن مالک کی تربیت کی۔ اور خادم رسول ﷺ بنے۔[96]

حضرت صفیہ رضی اللہ عنھا بھی عرب کی بے مثال عورت تھیں، جنہوں نے اپنے شوہر کی وفات کے بعد، اکیلے اپنے بیٹے زبیر بن عوام رضی اللہ عنھہ کی تربیت کی، اور ان میں بہادری، تحمل کی صفات پیدا کی۔ اور اس تربیت کے لیے سختی بھی کرتیں یہاں تک کہ چچا نوفل اعتراض کرتا کہ آپ دشمنوں کی طرح مارتی ہیں۔ لیکن حضرت صفیہ یہی کہتیں کہ جو ایسے سمجھے وہ غلط سمجھا ہے ،میں ان کو عقل مند (سمجھ دار) بنانے کے لیے مارتی ہوں سختی کرتی ہوں۔[97] اسی طرح تربیت اولاد کی بہترین مثال، حضرت فاطمہ بنت رسول ﷺ ہیں جنہوں نے حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کی ایسی تربیت فرمائی کہ دونوں جوانان جنت کے سردار بن گئے۔[98]

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا کی زندگی میں سب خواتین کے لیے روشن امثال ہیں۔ تربیت اولاد میں نماز کی پابندی اور تلقین ،اہم اصول کے طور پر ملتی ہے۔[99] تبھی حضرت حسینؓ عالی مقام نے جنگ کے میدان میں بھی نماز قضا نہ جانے دی۔ اسی دعا اور ایثار کی تربیت بھی اولاد کی تربیت میں شامل رکھی۔ ہمیشہ رات کے وقت لمبی دعا کرتیں پہلے ہمسائے اور پھر دوسروں کے لیے۔[100]

2۔ حسن معاشرت و مزاح

حضور ﷺ کی حیات طیبہ اس بات کی روشن مثال ہے کہ آپ نے خواتین کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا اور گفتگو میں بھی موقع کی مناسبت سے مزاح شامل رکھا۔ یہی پہلو ہمیں معاشرتی توازن کی تعلیم بھی دیتا ہے۔ اس حوالے چند مثالیں سامنے آتی ہیں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کے ساتھ حضور ﷺ کے ساتھ ایک سفر پر خوش مزاجی سے دوڑ کا مقابلہ کیا جس میں حضرت عائشہ جیت گئیں۔ پھر کچھ عرصے بعد دوبارہ موقع ملا تو اس بار جسم بھاری ہونے کے سبب حضرت عائشہ ہار گئیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ اس دوڑ کا بدلہ ہے۔[101] ام المؤمنین حضرت عائشہ کے ساتھ دوڑ لگانا، حسن معاشرت کی عمدہ مثال ہے۔[102]

نبی ﷺ کی حس مزاح میں بھی جھوٹ کی آمیزش نہ ہوتی تھی، ایک بار ضعیف عورت نے پوچھا کہ میں نے دین اسلام قبول کر لیا عمل کا وقت کم رہ گیا ہے بھلا میں بھی جنت میں جاؤں گی۔ نبی ﷺ مسکرائے اور فرمایا: نہیں بوڑھی عورتیں جنت میں نہ جا سکیں گی، وہ بہت مغموم ہوئیں، اس پر نبی ﷺ مسکرائے اور فرمایا کہ ہر مرد عورت جوان ہو کے جنت میں جائے گا۔ اور بوڑھی عورت کو جنت میں جانے کی خوش خبری دی۔[103] اسی حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ کہ حبشی لوگ مسجد میں نیزہ ماری کا کھیل کھیل رہے تھے ،تو حضرت محمد ﷺ مجھے کھیل دکھانے کے کے لیے اپنی چادر میں اوٹ دے کر حجرے کے دروازے میں کھڑے ہو گئے۔ اور میں آپ ﷺ کے کندھے اور کان کے درمیان سے کھیل دیکھتی رہی، یہاں تک کہ خود ہی تھک کے پیچھے

ہو گئی۔ اس واقعہ سے آپ ﷺ کی خوش مزاجی نمایاں ہوتی ہے۔[104] اسی طرح عید کے موقع پر نبی ﷺ کا کھیل تماشے دکھانا بھی حسن لطافت کو نمایاں کرتا ہے۔[105]

خلاصہ بحث

خواتین کا کردار ہمہ جہتی تھا۔ عہد نبی ﷺ کی خواتین کا کردار بہت جاندار تھا، وہ صرف گھریلو کاموں پر نظر رکھنے والی نہیں بلکہ اس وقت کے درپیش مسائل میں اپنے مردوں کے ساتھ شانہ بشانہ چلنے والی تھیں اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے والی، اپنے معاملات کا حل نکالنے والی، دین کو سیکھنے کے لیے بھرپور کوشش کرنے والی تھیں۔ عہد نبوی ﷺ کی خواتین بلاشک اپنے مقام کا تعین کرنے والی، مضبوط اعصاب، اور عمل خیر کے لیے کوشاں نظر آتی ہیں۔ اور یہ بات بھی روز روشن کی طرح واضح ہے کہ یہ سوچ اور ہمت، ترقی نسواں کی راہ حضور ﷺ کی تعلیمات سے ہی ممکن ہوئی۔ مندرجہ بالا بحث سے واضح ہے کہ یہ عزت، مقام، تعلیم، معشیت، جہاد اور معاشرتی کردار، تعلیمات نبوی ﷺ کی بدولت میسر آیا ہے۔ آج کی مسلم خواتین کے لیے یہ سب عورتیں نہ صرف قابل تقلید ہیں بلکہ اس بات کی بھی باعمل مبلغ ہیں کہ سنت رسول ہی فلاح اور نجات کا باعث ہے۔ اور یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں خواتین نے روحانی بلندی اور تقوی کے میدان میں نمایاں کردار ادا کیا ہے، ایمان، استقامت صبر، زہد، تقوی، تربیت اولاد، سیاسی بصیرت، پردہ وعفت، غرض علم و عمل میں بہترین تھیں۔ اور آج کی مسلم خواتین کے لیے ہر میدان میں مشعل راہ ہیں۔

تجاویز وسفارشات

1. **نصاب میں شمولیت:** عہدِ نبوی ﷺ کی خواتین کے کردار کو سیرت النبی ﷺ کے ذیلی موضوعات کے طور پر نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ نئی نسل کی فکری اور اخلاقی تربیت ہو سکے۔
2. **خطباتِ مساجد میں ترویج:** مساجد کے خطبات اور دروس میں صحابیاتؓ کے واقعات اور کردار کو شامل کیا جائے تاکہ عوام الناس کو عملی ترغیب ملے اور معاشرے کی اصلاح کے لیے فلاحی بنیادیں استوار ہوں۔
3. **تعلیمی پالیسی میں رہنمائی:** قومی تعلیمی پالیسی میں خواتین سے متعلقہ پیشوں (مثلاً تعلیم، طب، سماجی خدمت) کو ترجیح دی جائے تاکہ خواتین معاشرتی اور خاندانی سطح پر مثبت اور فعال کردار ادا کر سکیں۔

4. **ازواجِ مطہرات کی سیرت کا مطالعہ:** ام المؤمنین حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ اور دیگر جلیل القدر صحابیاتؓ کی سیرت کو ہر تعلیمی سطح پر تدریسی نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ ان کے علمی و عملی کردار سے رہنمائی حاصل ہو۔
5. **پردہ اور عفت کی تعلیمات:** موجودہ دور میں پردے اور عفت کے قرآنی و نبوی احکام کو نصاب میں ترغیبی انداز میں شامل کیا جائے تاکہ خواتین میں دینی شعور اور عملی اطاعت پیدا ہو۔
6. **تحقیقی کام کی وسعت:** سیرت النبی ﷺ میں خواتین سے متعلق بکھرے ہوئے مواد کو یکجا کر کے جامع تحقیقی کام کو فروغ دیا جائے، اس ضمن میں علمی و تحقیقی اداروں کو مزید پیش رفت کی ضرورت ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] Al-Naḥl, 16:43.

[2] Al-Tawba, 9:81.

[3] Quṭb al-Dīn Maḥmūdī, *Sīrat Muḥammadiyya* (trans.), (Lahore: Islāmī Kutub Khāna, 1431 AH/2010 CE).

[4]Muḥammad Ṣiddīq Hāshimī, *Tārīkh Ṭabarī* (trans.), (Karachi: Nafīs Academy, 1425 AH/2004 CE).

[5] Maḥfūẓ al-Ḥaqq Shāh Chishtī Ṣābirī, *Ṭabaqāt al-Kubrā* (trans.), (Lahore: Nūrī Riḍwiyya Publication, 1423 AH/2002 CE).

[6] Jalāl al-Dīn ʻUmarī, *ʻAurat Islāmī Muʻāshara mein* (Delhi: Markazī Maktaba Islāmī Publishers, 1414 AH/1993 CE).

[7] Muḥammad ʻAlī al-Hāshimī, *Mithālī Muslim ʻAurat* (Lahore: Dār al-Balāgh, 1437 AH/2016 CE).

[8] ʻUdhra Nasīm Fārūqī, *Al-Mujtamaʻ al-Madanī fī ʻAṣr al-Nubuwwa* (trans.), (Islamabad: Idāra Taḥqīqāt Islāmī, 1433 AH/2012 CE).

[9]Sayeed, Asma, *Women and Transmission of Religious Knowledge in Islam* (Cambridge: Cambridge University Press, 2013), https://www.cambridge.org.

[10]Ahmed, Leila, *Women and Gender in Islam* (New Haven: Yale University Press, 1992), https://yalebooks.yale.edu.

[11] Quṭb al-Dīn Maḥmūdī, *Al-Sīrat al-Nabawiyya* (trans.), (Lahore: Islāmī Kutub Khāna, 1431 AH/2010 CE), 2:330.

[12] Muḥammad ʻAbd al-Shakūr Fārūqī Lakhnawī, *Usd al-Ghāba fī Maʻrifat al-Ṣaḥāba* (trans.), (Lahore: Al-Mīzān, 1435 AH/2014 CE), 7:7.

[13] Muḥammad ʻAbd al-Shakūr Fārūqī Lakhnawī, *Usd al-Ghāba*, 1:320.

[14] Quṭb al-Dīn Maḥmūdī, *Al-Sīrat al-Nabawiyya* (trans.), (Lahore: Islāmī Kutub Khāna, 1431 AH/2010 CE), 2:240.

[15] Quṭb al-Dīn Maḥmūdī, *Al-Sīrat al-Nabawiyya* (trans.), (Lahore: Islāmī Kutub Khāna, 1431 AH/2010 CE).

[16] Nāziya ʻAbd al-Sattār, *Fikr Shaykh al-Islām: Ḥaḍrat ʻĀ'isha Ṣiddīqa Raḍī Allāh ʻAnhā kā Maqām wa Martaba* (Lahore: Māhnāma Dukhtarān-e-Islām, June 2021).

[17] Maḥmūd Miyān Najmī, *Ḥaḍrat Fāṭima bint Khaṭṭāb Raḍī Allāh ʻAnhā* (Lahore: Jang Sunday Magazine, 25 April 2021).

[18] ʻAbd Allāh ʻImādī, *Al-Ṭabaqāt Ibn Saʻd* (trans.), (Karachi: Nafīs Academy, 1390 AH/1969 CE), 58.

[19] *Zawja Pīr-e-Awgālī, Ḥaḍrat Bībī Labīna Raḍī Allāh ʻAnhā*, https://afcawan.blogspot.com, accessed 7:52 PM, 25 August 2025.

[20] https://tehreemtariq.wordpress.com, accessed 8:07 PM, 31 August 2025.

[21] Muḥammad ʻĀmir Shahzād ʻAlawī, *Al-Iṣāba fī Tamyīz al-Ṣaḥāba* (trans.), (Lahore: Maktaba Raḥmāniyya, 1434 AH/2013 CE), 8:435.

[22] Iqbāl ʻAlī Khān, *Al-Istiʻāb fī Faḍā'il al-Aṣḥāb* (Patna: Maṭbaʻ Aḥmadī Mughalpura, 1311 AH/1893 CE), 84.

[23] Iqbāl ʻAlī Khān, *Al-Istiʻāb fī Faḍā'il al-Aṣḥāb* (Patna: Maṭbaʻ Aḥmadī Mughalpura, 1311 AH/1893 CE), 84.

[24] Muḥammad Ẓafar Iqbāl, *Musnad Aḥmad ibn Ḥanbal* (trans.), (Lahore: Maktaba Raḥmāniyya, 1441 AH/2020 CE), ḥadīth no. 27717.

[25] Hāshim ʻAṭṭār Madanī, *Sharḥ Sunan Tirmidhī* (Lahore: Maktaba Imām Ahl-e-Sunnat, 1436 AH/2015 CE), ḥadīth no. 3895.

[26] Abū al-ʻAlā' Muḥammad Muḥyī al-Dīn Jahāngīr, *Ṣaḥīḥ Muslim* (trans.), (Lahore: Shabbīr Brothers, 1428 AH/2007 CE), ḥadīth no. 976.

[27] Quṭb al-Dīn Maḥmūdī, *Sīrat al-Nabawiyya* (trans.), (Lahore: Islāmī Kutub Khāna, 1431 AH/2010 CE), 258.

[28] *Umm Ayman Raḍī Allāh ʻAnhā*, kī ʻizzat ḥāsil hai keh sab se pehle unhon ne ziyārat-e-Nabī kī. Yeh Ḥabsha se taʻalluq rakhtī thīn. Āp Zayd ibn Ḥāritha ke nikāḥ mein thīn aur Usāma ibn Zayd kī wālida thīn, https://suayharam.com.

[29] *Faḍā'il Ṣaḥāba*, ḥadīth no. 6318.

[30] Muḥammad Ilyās, *Umm Ayman Raḍī Allāh ʻAnhā* (Lahore: Māhnāma Fayẓān-e-Madīna, November 2021).

[31] Nāṣir Madanī ʻAṭṭārī, Zuhayb Ḥasan ʻAṭṭārī, *Ṣaḥīḥ Bukhārī* (trans.), (Lahore: Progressive Books, 1439 AH/2018 CE), ḥadīth no. 5101.

[32]Muḥammad ʻĀmir Shahzād ʻAlawī, *Al-Iṣāba fī Tamyīz al-Ṣaḥāba* (trans.), (Lahore: Maktaba Raḥmāniyya, 1434 AH/2013 CE), 445.

[33] Quṭb al-Dīn Aḥmad Maḥmūdī, *Sīrat al-Nabawiyya* (trans.), (Lahore: Islāmī Kutub Khāna, 1431 AH/2010 CE), 310.

[34] Quṭb al-Dīn Aḥmad Maḥmūdī, *Sīrat al-Nabawiyya*, 5:310.

[35] Nāṣir Madanī ʻAṭṭārī, Zuhayb Ḥasan ʻAṭṭārī, *Ṣaḥīḥ Bukhārī* (trans.), (Lahore: Progressive Books, 1439 AH/2018 CE), ḥadīth no. 3432

[36] Muḥammad Zāhid, *Umm al-Mu'minīn Ḥaḍrat Sawda Raḍī Allāh ʻAnhā* (Lahore: Māhnāma Tarjumān al-Qur'ān, Al-Balāgh Trust, April 2017), 31.

[37] Nāṣir Madanī ʻAṭṭārī, Zuhayb Ḥasan ʻAṭṭārī, *Ṣaḥīḥ Bukhārī* (trans.), (Lahore: Progressive Books, 1439 AH/2018 CE), ḥadīth no. 5133.

[38] Nāṣir Madanī ʻAṭṭārī, Zuhayb Ḥasan ʻAṭṭārī, *Ṣaḥīḥ Bukhārī*, ḥadīth no. 3770.

[39] Abū al-Qāsim ʻAbd al-Raḥmān ibn ʻAbd Allāh Suhaylī, *Sharḥ Sīrat Ibn Hishām* (trans.), (Bhera Sharif: Idāra Ḍiyā' al-Muṣannifīn, 1426 AH/2005 CE), 3:339.

[40]https://www.aboutmuhammad.net.

[41] Rāḍiya Nawīd, *Umm al-Mu'minīn Sayyida Ḥafṣa Raḍī Allāh ʻAnhā bint ʻUmar Fārūq Raḍī Allāh ʻAnhu* (Lahore: Māhnāma Dukhtarān-e-Islām, April 2018).

[42] Nawāz Rūmānī, *Umm al-Mu'minīn Ḥaḍrat Zaynab bint Jaḥsh aur Ḥaḍrat Zaynab Khuzayma Raḍī Allāh ʻAnhumā* (Lahore: Māhnāma Dukhtarān-e-Islām, January 2016).

[43] Shaylā Mālikī, *Umm al-Mu'minīn Ḥaḍrat Māriya Qibṭiyya Raḍī Allāh ʻAnhā ke Ḥālāt-e-Zindagī*, https://www.minhaj.info

[44] *Umm al-Mu'minīn Ḥaḍrat Maymūna Raḍī Allāh ʻAnhā bint Ḥārith*, https://rahimia.org.

[45] *Azwāj-e-Muṭahharāt Raḍī Allāh ʻAnhun*, https://www.aboutmuhammad.net.

[46] Al-Qur'ān, al-Taḥrīm, 66:12.

[47] Al-Qur'ān, al-Aḥzāb, 33:28.

[48] Ḥafīẓ al-Raḥmān Aḥsan, *Nabī Akram kī Khānagī Zindagī aur Qur'ān Sūra Taḥrīm* (Lahore: Māhnāma Tarjumān al-Qur'ān, December 2012).

[49] Nāṣir Madanī 'Aṭṭārī, Zuhayb Ḥasan 'Aṭṭārī, *Ṣaḥīḥ Bukhārī* (trans.), (Lahore: Progressive Books, 1439 AH/2018 CE), ḥadīth no. 5254.

[50]Abū al-'Irfān Muḥammad Anwar Mughālwī, *Sunan Abī Dāwūd* (trans.), (Lahore: Ḍiyā' al-Qur'ān Publications, 1431 AH/2010 CE), ḥadīth no. 5217.

[51] Nāṣir Madanī 'Aṭṭārī, Zuhayb Ḥasan 'Aṭṭārī, *Ṣaḥīḥ Bukhārī* (trans.), ḥadīth no. 3624.

[52] Muḥammad Ẓafar Iqbāl, *Musnad Aḥmad ibn Ḥanbal* (trans.), (Lahore: Maktaba Raḥmāniyya, 1441 AH/2020 CE), ḥadīth no. 3698.

[53] 'Abd Allāh 'Imādī, *Ṭabaqāt Ibn Sa'd* (trans.), (Karachi: Nafīs Academy, 1390 AH/1969 CE), 84.

[54] 'Abd Allāh 'Imādī, *Al-Ṭabaqāt al-Kubrā* (Karachi: Nafīs Academy, 1390 AH/1969 CE), 8:575.

[55] *Silsila Aḥādīth Ṣaḥīḥa*, ḥadīth no. 1316, https://islamicurdubooks.com.

[56] Nāṣir Madanī 'Aṭṭārī, Zuhayb Ḥasan 'Aṭṭārī, *Ṣaḥīḥ Bukhārī*, ḥadīth no. 3854.

[57] Al-Qur'ān, al-Aḥzāb, 33:36.

[58] 'Abd Allāh 'Imādī, *Al-Ṭabaqāt al-Kubrā*, 8:535.

[59] Quṭb al-Dīn Maḥmūdī, *Sīrat al-Nabawiyya*, 2:328

Nāṣir Madanī 'Aṭṭārī, Zuhayb Ḥasan 'Aṭṭārī, *Ṣaḥīḥ Bukhārī* (trans.), ḥadīth no. 4750. [60]

[61] Nāṣir Madanī 'Aṭṭārī, Zuhayb Ḥasan 'Aṭṭārī, *Ṣaḥīḥ Bukhārī* (trans.), ḥadīth no. 4750.

[62] Nāṣir Madanī 'Aṭṭārī, Zuhayb Ḥasan 'Aṭṭārī, *Ṣaḥīḥ Bukhārī* (trans.), ḥadīth no. 6240.

[63] Muḥammad Ẓafar Iqbāl, *Musnad Aḥmad ibn Ḥanbal* (trans.), ḥadīth no. 2214.

[64] Muḥammad Ẓafar Iqbāl, *Musnad Aḥmad ibn Ḥanbal* (trans.), ḥadīth no. 2214.

[65] (Ghulām Mu'īn al-Dīn Na'īmī, *Madārij al-Nubuwwa* (trans.), (Lahore: Shabbīr Brothers, 1425 AH/2004 CE), 126).

[66] Ghulām Mu'īn al-Dīn Na'īmī, *Madārij al-Nubuwwa*, 415.

[67] Abū al-Qāsim ʻAbd al-Raḥmān ibn ʻAbd Allāh Suhaylī, *Sharḥ Sīrat Ibn Hishām* (trans.), (Bhera Sharif: Idāra Ḍiyā' al-Muṣannifīn, 1426 AH/2005 CE), 196.

[68] Maḥmūd Miyān Najmī, *Ḥaḍrat Ṣafiyya bint ʻAbd al-Muṭṭalib Raḍī Allāh ʻAnhā* (Lahore: Jang Sunday Magazine, 28 March 2021).

[69] Quṭb al-Dīn Aḥmad Maḥmūdī, *Sīrat al-Nabawiyya* (trans.), (Lahore: Islāmī Kutub Khāna, 1431 AH/2010 CE).

[70] . (Shahīd ʻAbd Allāh ʻAzzām, *Ḥaḍrat Umm ʻAṭiyya Anṣāriyya Raḍī Allāh ʻAnhā*, Al-Kamāl Nashriyāt, May 2012).

[71] Nāṣir Madanī ʻAṭṭārī, Zuhayb Ḥasan ʻAṭṭārī, *Ṣaḥīḥ Bukhārī* (trans.), (Lahore: Progressive Books
1439 AH/2018 CE), ḥadīth no. 4690.

[72] ام سلیم کانام رمیصا بنت ملحان تھا۔ آپ نبی ﷺ کے والد کی رضاعی خالہ تھیں۔ آپ کا تعلق بنی نجار سے تھا۔
Abū Muḥammad ʻAṭṭārī Madanī, *Ḥaḍrat Sayyidnā Umm Sulaym Raḍī Allāh ʻAnhā*, Māhnāma Fayẓān-e-Madīna, July 2019

[73] Hāshim ʻAṭṭār Madanī, *Sharḥ Jāmiʻ Tirmidhī* (Lahore: Maktaba Imām Ahl-e-Sunnat, 1436 AH/2015 CE), ḥadīth no. 1260.

[74] Nāṣir Madanī ʻAṭṭārī, Zuhayb Ḥasan ʻAṭṭārī, *Ṣaḥīḥ Bukhārī* (trans.), ḥadīth no. 3983.

[75] Quṭb al-Dīn Aḥmad Maḥmūdī, *Sīrat al-Nabawiyya* (trans.), (Lahore: Islāmī Kutub Khāna, 1431 AH/2010 CE), 206.

[76] Quṭb al-Dīn Aḥmad Maḥmūdī, *Sīrat al-Nabawiyya*, ḥadīth no. 101.

[77] Al-Qur'ān, al-Mumtaḥana, 60:12.

[78] Hāshim ʻAṭṭārī al-Madanī, *Sharḥ Jāmiʻ Tirmidhī* (Lahore: Maktaba Imām Ahl-e-Sunnat, 1436 AH/2015 CE), ḥadīth no. 1597.

[79] Nāṣir Madanī ʻAṭṭārī, Zuhayb Ḥasan ʻAṭṭārī, *Ṣaḥīḥ Bukhārī* (trans.), (Lahore: Progressive Books, 1439 AH/2018 CE), ḥadīth no. 5288.

[80] Muḥammad Ẓafar Iqbāl, *Musnad Aḥmad ibn Ḥanbal* (trans.), (Lahore: Maktaba Raḥmāniyya, 1441 AH/2020 CE), ḥadīth no. 27006.

[81] Sājida Kawthar Naʻīmī, *Umm al-Mu'minīn Ḥaḍrat Ḥafṣa bint ʻUmar Raḍī Allāh ʻAnhā* (Lahore: Māhnāma Dukhtarān-e-Islām, April 2019).

[82] Nāṣir Madanī ʻAṭṭārī, Zuhayb Ḥasan ʻAṭṭārī, *Ṣaḥīḥ Bukhārī* (trans.), (Lahore: Progressive Books, 1439 AH/2018 CE), ḥadīth no. 4986.

[83] Sa'īd Anṣārī, *Ḥaḍrat Khansā' Raḍī Allāh 'Anhā* (Karachi: Jāmi'a Fārūqiyya), https://www.farooqia.com.

[84] Muḥammad 'Abd al-Shakūr Fārūqī Lakhnawī, *Usd al-Ghāba fī Ma'rifat al-Ṣaḥāba* (trans.), (Lahore: Al-Mīzān, 1435 AH/2014 CE), 5:442.

[85] Muḥammad Ẓafar Iqbāl, *Musnad Aḥmad ibn Ḥanbal* (trans.), (Lahore: Maktaba Raḥmāniyya, 1441 AH/2020 CE), ḥadīth no. 17302.

[86] Farzāna Yāmīn, *Ṣaḥābiyyāt Raḍī Allāh 'Anhun kī Ma'āshī Sargarmiyyān* (Lahore: Māhnāma Dukhtarān-e-Islām, June 2008); *Ṭabaqāt Sa'd*, 8:31.

[87] Quṭb al-Dīn Aḥmad Maḥmūdī, *Sīrat al-Nabawiyya* (trans.), (Lahore: Islāmī Kutub Khāna, 1431 AH/2010 CE).

[88] آپ کا اصل نام لیلی تھا اور لقب شفا۔ اپنے زمانے کی معلمہ، کاتبہ، اور طبیبہ تھیں، آپ "نملہ" مرض کا دم بھی جانتی تھیں آپ سے مروی احدیث بخاری میں بھی شامل ہیں۔

(Wasīm Akram 'Aṭṭārī Madanī, *Tadhkira Ṣāliḥāt Ḥaḍrat Shifā' bint 'Abd Allāh Raḍī Allāh 'Anhā*, Māhnāma Fayẓān-e-Madīna, May 2022).

[89] Muḥammad 'Āmir Shahzād 'Alawī, *Al-Iṣāba fī Tamyīz al-Ṣaḥāba* (trans.), (Lahore: Maktaba Raḥmāniyya, 1434 AH/2013 CE).

[90]'Abd Allāh 'Imādī, *Al-Ṭabaqāt Ibn Sa'd* (trans.), (Karachi: Nafīs Academy, 1390 AH/1969 CE), 123.

[91] *Ḥaḍrat Qayla Raḍī Allāh 'Anhā Ṣaḥābiyya thīn, Anṣāriyya aur Banū Anmār kī bahin thīn*, https://www.scholars.pk, accessed 5:47 PM, 29 August 2025.

[92] 'Abd Allāh 'Imādī, *Al-Ṭabaqāt Ibn Sa'd*, 363.

[93] 'Abd Allāh 'Imādī, *Al-Ṭabaqāt Ibn Sa'd*, 8:212.

[94]Rāw Farḥān 'Alī, *'Ahd-e-Nabawī mein Ṣaḥābiyyāt kī Ma'āshī Sargarmiyyān, 'Aṣr-e-Ḥāḍir kī Khawātīn ke liye Mash'al-e-Rāh* (Al-Baṣīra, 1439 AH/2018 CE); *Ṣaḥīḥ Muslim*, ḥadīth no. 1121.

[95] Al-Qur'ān, al-Taḥrīm, 66:6.

[96] Nāṣir Madanī 'Aṭṭārī, Zuhayb Ḥasan 'Aṭṭārī, *Ṣaḥīḥ Bukhārī* (trans.), (Lahore: Progressive Books, 1439 AH/2018 CE), ḥadīth no. 3829.

[97] Muḥammad 'Āmir Shahzād 'Alawī, *Al-Iṣāba fī Tamyīz al-Ṣaḥāba* (trans.), (Lahore: Maktaba Raḥmāniyya, 1434 AH/2013 CE), 458.

[98] ʻAbd Allāh ʻImādī, *Al-Ṭabaqāt Ibn Saʻd* (trans.), (Karachi: Nafīs Academy, 1390 AH/1969 CE), 720.

[99] ʻAbd Allāh ʻImādī, *Al-Ṭabaqāt al-Kubrā* (Karachi: Nafīs Academy, 1390 AH/1969 CE), 8:25.

[100] Nāṣir al-Dīn al-Albānī, *Al-Adab al-Mufrad* (trans.), (Lahore: Maktaba Islāmiyya, 1436 AH/2015 CE), ḥadīth no. 636.

[101] Abū al-ʻIrfān Muḥammad Anwar Mughālwī, *Sunan Abī Dāwūd* (trans.), (Lahore: Ḍiyā' al-Qur'ān Publications, 1431 AH/2010 CE), ḥadīth no. 2578.

[102] Muḥammad Ẓafar Iqbāl, *Musnad Imām Aḥmad ibn Ḥanbal* (trans.), (Lahore: Maktaba Raḥmāniyya, 1441 AH/2020 CE), 129.

[103] ʻAbd al-Raḥmān Faryūā'ī, *Fawā'id wa Masā'il, Sunan Tirmidhī* (Delhi: Majlis ʻIlmī Dār al-Daʻwa, 1426 AH/2005 CE), ḥadīth no. 2533.

[104] *Maʻārif al-Ḥadīth*, Kitāb al-Muʻāmalāt wa al-Muʻāsharat, ḥadīth no. 1432, https://equranlibrary.com.

[105] Nāṣir Madanī ʻAṭṭārī, Zuhayb Ḥasan ʻAṭṭārī, *Ṣaḥīḥ Bukhārī* (trans.), (Lahore: Progressive Books, 1439 AH/2018 CE), ḥadīth no. 949–950.